4 ستمبر 2007ء

اے ایل - 020 - 2007

ایشین لیگل ریسورس سینٹر (اے ایل آر سی) کا تحریری بیان جو اقوام متحدہ کی انسانی حقوق کونسل میں پیش کیا گیا

اقوام متحدہ کی انسانی حقوق کونسل زبردستی لاپتہ کئے گئے ہزاروں افراد کی بازیابی کیلئے اقدامات کرے

انسانی حقوق کونسل کے پیش رو ادارے انسانی حقوق کمیشن نے چند سال قبل نیپال کو ان ممالک کی فہرست میں سب سے اوپر رکھا تھا جہاں لوگوں کو زبردستی لاپتہ کیا جاتا ہے۔ اس معاملے میں کمیشن کی مداخلت اور نیپال میں انسانی حقوق کمیشن اقوام متحدہ کے فیلڈ آفس کے قیام کے بعد لوگوں کو لاپتہ کئے جانے کے واقعات میں قابل ذکر کمی دیکھنے میں آئی تھی۔ ایشین لیگل ریسورس سینٹر کو موصول ہونے والی اطلاعات سے عندیہ ملتا ہے کہ ان دنوں پاکستان میں بڑی تعداد میں لوگوں کو زبردستی لاپتہ کیا جا رہا ہے۔ کیا انسانی حقوق کونسل جس کی کارکردگی توقع کی جاتی ہے کہ انسانی حقوق کمیشن سے بھی زیادہ بہتر ہوگی پاکستان میں لوگوں کو لاپتہ کئے جانے کے معاملے میں کوئی مناسب کارروائی کرے گی یا پھر وہ مایوس کرے گی؟

پاکستان میں 1999ء سے جب فوجی حکومت نے اقتدار سنبھالا تھا ریاست کی جانب سے لوگوں کو زبردستی لاپتہ کئے جانے کے واقعات میں اضافہ ہوگیا ہے۔ امریکہ میں 9/11 کے واقعات کے بعد دہشت گردی کے خلاف نام نہاد جنگ کی آڑ لے کر صورتحال کو مزید خراب کردیا گیا ہے۔ حکومت پاکستان بلا روک ٹوک لوگوں کو گرفتار کررہی ہے، یہ کارروائیاں عموماً من مانے انداز میں کی جاتی ہیں۔ لوگوں کو حراست میں لے کر خفیہ مقامات پر رکھا جاتا ہے یا وہ کئی کئی ماہ تک لاپتہ رہتے ہیں۔ اس قسم کی کارروائیوں میں گرفتار کئے جانے والے افراد یا تو لاپتہ رہتے ہیں یا پھر وہ کسی سڑک کے کنارے مردہ حالت میں پائے جاتے ہیں۔

لاپتہ افراد کی صحیح تعداد کا تعین کرنا انتہائی مشکل کام ہے۔ غیر سرکاری اداروں کو اس کام میں انتہائی مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے لیکن مختلف عدالتوں میں تقریباً 300 مقدمات داخل کرائے گئے ہیں جن میں سے اکثر سپریم کورٹ میں ہیں۔ پاکستانی عدلیہ کی کارروائی کے بعد فوجی حکومت بعض لاپتہ افراد کو رہا کرنے پر مجبور ہوگئی جو فوجی انٹیلی جنس ایجنسیوں کی حراست میں تھے تاہم مختلف سیاسی اور مذہبی تنظیموں کا دعویٰ ہے کہ 4000 سے زائد افراد گرفتاری کے بعد سے لاپتہ ہیں۔

تقریباً ایک سو طلبہ، سیاسی کارکن اور انسانی حقوق کے کارکن جن میں سے بیشتر کا تعلق صوبہ بلوچستان سے تھا 2002ء میں گرفتاری کے بعد سے لاپتہ ہوگئے تھے۔ ان میں تقریباً نصف کو ایک سال بعد رہا کیا گیا لیکن بتایا جاتا ہے کہ انہیں بلوچستان کے دارالحکومت کوئٹہ اور پنجاب کی سرحدی شہر ڈیرہ غازی خان میں واقع فوجی کیمپوں میں حراست کے دوران شدید تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔ جنرل

مشرف کے اقتدار میں آنے سے قبل سیاسی اور انسانی حقوق کے کارکنوں کے لاپتہ ہونے کے واقعات شاذو نادر ہی سننے میں آتے تھے لیکن ان دنوں لوگوں کو من مانے انداز میں گرفتار کرنے، خفیہ مقامات پر حراست میں رکھنے، تشدد کرنے اور زبردستی لاپتہ کرنے کی اکثر اطلاعات ملتی رہتی ہیں۔

پاکستان میں لوگوں کو زبردستی لاپتہ کرنے کے بیشتر واقعات صوبہ بلوچستان اور سندھ میں پیش آتے ہیں۔ بلوچستان میں لوگوں کو گرفتار کرکے لاپتہ کرنے کا سلسلہ 9/11 کے واقعات سے بھی پہلے شروع ہوگیا تھا کیونکہ حکومت بلوچ قوم پرستوں کی مزاحمت کچلنے کیلئے بلوچستان کے انتہائی حساس اور غریب علاقوں میں چھاؤنیاں تعمیر کرنا چاہتی تھی۔ حکومت نے 9/11 کے بعد بھی دہشت گردی کے خلاف جنگ کی آڑ میں لوگوں کو گرفتار کرکے لاپتہ کرنے کا سلسلہ جاری رکھا اور افسوسناک بات یہ ہے کہ حکومت کے ان اقدامات کو بین الاقوامی برادری کے کچھ طاقتور طبقات کی تائید و حمایت حاصل ہے۔ انسانی حقوق کونسل کو چاہئے کہ وہ صورتحال کا ازالہ کرنے کیلئے کارروائی کرے۔

مذہبی انتہاپسندوں کو بھی افغانستان کی سرحد سے متصل جنوبی اور شمالی وزیرستان میں لاپتہ کرنے کا سلسلہ جاری ہے۔ وزیر داخلہ نے 5 دسمبر 2005ء کو قومی اسمبلی کو بتایا تھا کہ حکومت نے 2005ء سے جنوبی بلوچستان میں 4000 افراد کو گرفتار کیا ہے لیکن حکومت نے اب تک گرفتار افراد کی کوئی فہرست فراہم نہیں کی اور ان میں سے محض چند ہی لوگوں کو عدالتوں کے سامنے پیش کیا گیا۔ انسداد دہشت گردی کیلئے آپریشنوں میں لاپتہ کئے جانے والے افراد کی تعداد کا تعین ممکن نہیں ہے کیونکہ اس قسم کے آپریشنوں کو انتہائی خفیہ رکھا جاتا ہے اور یہ بھی امکان ہے کہ لاپتہ ہونے والے بعض افراد کے خاندان انتقامی کارروائی کے خوف سے اپنے معاملات منظر عام پر ہی نہ لائے ہوں۔

پاکستانی حکام کی جانب سے پیش کئے جانے والے اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ قانون نافذ کرنے والے اداروں نے 2001ء سے ایک ہزار سے زائد مبینہ دہشت گردوں کو گرفتار کیا تاہم حکومت نے ان میں سے محض چند کے معاملات میں ملک کے مروجہ قانونی نظام کے تحت کارروائی کی۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق سینکڑوں مشتبہ افراد امریکہ کے حوالے کئے گئے، ان میں سے بیشتر کیلئے انعامات کی بھاری رقم وصول کی گئی اور ان میں سے اکثر افراد گوانتاناموبے پہنچادیئے گئے۔ تحویل مجرمان کی یہ غیر قانونی کارروائیاں تحویل مجرمین ایکٹ 1972ء کی خلاف ورزی کرتے ہوئے کی گئیں۔ یہ قانون مشتبہ ملزمان کو حوالے کرنے کے سلسلے میں طریقہ کار کی تفصیل فراہم کرتا ہے جس میں ایک جوڈیشل مجسٹریٹ کے ذریعے تحقیقات بھی شامل ہے۔

پاکستان میں انٹیلی جنس بیورو (آئی بی) فیڈرل انویسٹی گیشن ایجنسی (ایف آئی اے) انٹر سروسز انٹیلی جنس (آئی ایس آئی) اور ملٹری انٹیلی جنس (ایم آئی) جیسی سول اور فوجی انٹیلی جنس ایجنسیاں لوگوں کو لاپتہ کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ یہ فوجی انٹیلی جنس ایجنسیاں گرفتار شدگان کو کراچی، راولپنڈی، کوئٹہ، لاہور اور پشاور جیسے شہروں کی چھاؤنیوں کو خفیہ طور پر حراست میں رکھنے کیلئے استعمال کرتی ہیں جہاں لوگوں کو بدترین تشدد کا نشانہ بنایا اور لاپتہ کردیا جاتا ہے۔ اس تشدد کی تفصیل بعض ایسے لوگوں نے جو زندہ رہ گئے تھے اپنی رہائی کے کئی سال بعد سنائی۔

سپریم کورٹ آف پاکستان کو گمشدگیوں کے تقریباً 240 مقدمات موصول ہوئے تھے جن میں سے حکومت کے مطابق 105

افراد کو رہا کر دیا گیا ہے۔ ان تمام افراد کو فوجی ٹارچر سیلوں میں رکھا گیا تھا۔ چند ماہ قبل جب تک اعلیٰ عدالتوں نے کارروائی نہیں کی تھی حکومت ان افراد کی گرفتاری کی تردید کر رہی تھی۔ اب بھی ہزاروں افراد ایسے ہیں جو گرفتار کئے گئے تھے لیکن ان کا اتہ پتہ معلوم نہیں۔

برائے مہربانی لاپتہ افراد کی فہرست سے متعلق انسانی حقوق کمیشن پاکستان کی رپورٹ دیکھنے کیلئے حسب ذیل لنک پر کلک کیجئے:

http://pakistan.ahrchk.net/pdf/Disapp_PHRC.pdf

پاکستان نے شہری اور سیاسی حقوق سے متعلق بین الاقوامی کنونشن پر دستخط نہیں کئے ہیں اور نہ ہی اس کی توثیق کی ہے لیکن وہ اقوام متحدہ کی انسانی حقوق کونسل کا رکن ہے اس لئے اسے نہ صرف انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزیوں سے گریز کرنا چاہئے بلکہ اسے انسانی حقوق سے متعلق تمام بین الاقوامی معاہدوں کی توثیق بھی کرنی چاہئے۔

پاکستان میں بڑے پیانے پر لوگوں کو لاپتہ کرنے کا سلسلہ جاری ہے، یہ صورتحال عالمی برادری کیلئے بالکل اسی طرح گہری تشویش کا معاملہ ہونا چاہئے جیسے نیپال اور دیگر ممالک کے واقعات تھے۔ پاکستان دنیا میں لوگوں کو لاپتہ کرنے والے ممالک میں سب سے آگے ہے لیکن وہ بدستور انسانی حقوق کونسل کے ایک سرگرم رکن کا کردار بھی ادا کر رہا ہے۔ پاکستان اگر چاہتا ہو کہ وہ بین الاقوامی سطح پر اپنا یہ کردا بدستور ادا کرتا رہے تو اسے نیک نیتی سے کام لینا چاہئے، اسے لوگوں کو گرفتار کر کے تشدد کا نشانہ بنانے، لاپتہ کرنے اور غیر قانونی طور پر دیگر ممالک کے حوالے کرنے کی کارروائیوں کو روکنا چاہئے اور انسانی حقوق کونسل سے تعاون کرنا چاہئے۔ اس مقصد کیلئے ضروری ہے کہ زبردستی یا غیر رضا کارانہ طور پر لاپتہ ہونے والوں سے متعلق ورکنگ گروپ کو دورہ پاکستان کی دعوت دی جائے۔ پاکستان کو چاہئے کہ وہ فوری طور پر ان تمام افراد کا پتہ چلائے جو لاپتہ ہیں اور ان کی گمشدگی، مبینہ تشدد یا ماورائے عدالت ہلاکتوں کے الزامات کی تحقیقات کرائی جائے۔ پاکستان کو چاہئے کہ وہ لوگوں کو زبردستی لاپتہ کئے جانے کی روک تھام سے متعلق بین الاقوامی معاہدہ کی توثیق کرے اور ایک ایسا قانون بنایا جائے جس کے تحت لوگوں کو زبردستی لاپتہ کرنا جرم قرار دیا جائے۔ ایسے افراد پر جو اس قسم کی انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں میں ملوث پائے جائیں سویلین عدالت میں مقدمات چلائے جائیں اور انہیں بین الاقوامی اصولوں کے مطابق مناسب سزائیں دی جائیں، ایسے افراد کو جنہیں لاپتہ کیا گیا ہو انہیں یا ان کے عزیزوں کو مناسب معاوضہ بھی ادا کیا جائے۔

پاکستان میں لوگوں کو لاپتہ کرنے کی کارروائی اور اس سے متعلق انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزیوں سے پیدا ہونے والی صورتحال میں انسانی حقوق کونسل کی جانب سے فوری، مناسب اور موثر اقدامات میں ناکامی کے کونسل کی ساکھ پر بحیثیت مجموعی انتہائی منفی اثرات مرتب ہوں گے

###

اے ایچ آر سی کے بارے میں: ایشین ہیومن رائٹس کمیشن ایک علاقائی غیر سرکاری ادارہ ہے جو ایشیا میں انسانی حقوق کے مسائل پر نظر رکھتا اور رائے عامہ ہموار کرنے کی کوششوں میں مصروف ہے۔ یہ گروپ جس کا صدر دفتر ہانگ کانگ میں واقع ہے 1984ء میں قائم ہوا تھا۔

To unsubscribe from this list visit this link

<http://internal.ahrchk.net/phplist/?p=unsubscribe&uid=08e22779d7a7762a56fa93783a2325f4>

To update your preferences visit this link

<http://internal.ahrchk.net/phplist/?p=preferences&uid=08e22779d7a7762a56fa93783a2325f4>

Asian Human Rights Commission

19/F, Go-Up Commercial Building,

998 Canton Road, Kowloon, Hongkong S.A.R.

Tel: +(852) - 2698-6339 Fax: +(852) - 2698-6367

powered by phplist <http://www.phplist.com> v 2.10.2, © tincan ltd

<http://tincan.co.uk/powered>